روزنامہ الفضل ربوہ
فون 449
ایڈیٹر: نسیم سیفی
خطبہ نمبر 10
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
جلد 46-81 نمبر 135 اتوار 29 محرم۔ 1417ھ 16 احسان 1375 ہش 16 جون 1996ء

پاکیزگی اختیار کرو

اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو۔ عقل سے کام لو اور کلام الٰہی کی ہدایات پر چلو' خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ۔ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔

سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بردل

پس پہلے دل پیدا کرو۔ اگر دلوں پر اثر اندازی چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو کیونکہ عمل کے بغیر قولی طاقت اور لسانی قوت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبادت کے بغیر انسان کی انسانیت مکمل نہیں ہوتی اور انسانیت کی تکمیل کے بغیر دنیا کے مسائل حل ہو ہی نہیں سکتے

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 8 ستمبر 1995ء بمطابق 8 تبوک 1374 ہجری شمسی بمقام من ہائم (جرمنی)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:۔

گزشتہ جلسہ سالانہ یوکے کے بعد سے طبیعت میں خصوصیت سے یہ فکر رہی کہ اللہ تعالیٰ نے جو اس کثرت سے ہمیں انعامات کے پھل نوازے ہیں جن کے نتیجے میں بھوک مٹنے کی بجائے اور بھی بڑھ گئی ہے تو آئندہ ان کو سنبھالنے کی ذمہ داریاں کیسے ادا کریں گے۔ کیونکہ جب میں نے گردو پیش پر نظر ڈالی' ان جماعتوں پر خصوصیت سے نگاہ کی جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پھلوں کی بارش ہو رہی ہے تو مجھے محسوس ہوا کہ ابھی ان جماعتوں میں بھی تربیت کی بہت کمی ہے اور کثرت کے ساتھ مربی ہمیں مہیا نہیں ہیں۔ پھر ان نئے آنے والوں کی تربیت کر کے اس بات کا اہل بنانا کہ جب اوروں کو دعوت دیں تو ان کی تربیت کی بھی اہلیت رکھیں یہ ایک بہت بڑا اور اہم کام ہے جس کے نتیجے میں ایک دائمی فکر میں غلطاں ہو گیا اور خصوصیت سے دعا کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود ہی اس کے حل کی کوئی راہ دکھائے۔ اب ایک مقام پر کھڑے ہو کر ٹھہرنا ویسے ہی انسانی فطرت کے خلاف ہے اور دل یہی چاہتا ہے کہ اللہ پہلے کی طرح ہی دگنی اور چوگنی رحمتوں کی بارشیں بڑھاتا رہے۔ پس یہ وہ پہلو ہے جس کے متعلق میں آج آپ سے کچھ کلام کرنا چاہتا ہوں۔ کل ہی اس فکر میں مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ بات سمجھائی کہ (۔) ان فکروں کا حل موجود ہے۔ اگر جماعت نے بکثرت پھیلنا ہے اور پھیلنے کے نتیجے میں جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں اللہ کی رضا کے مطابق ادا کرنا ہے تو (۔) ان مسائل کا سب حل موجود ہے۔

سب سے اہم بات قیام (عبادت) ہے (۔) اور یہ قیام (عبادت) داعیین الی اللہ کے لئے بھی جتنا ضروری ہے اتنا ہی ان کے لئے ضروری ہے کہ نئے آنے والوں کو بھی (عبادت) پر قائم کر دیں۔ اور یہ مہم اگر ساتھ ساتھ جاری نہ رہے تو ان آنے والے پھلوں کو سنبھالنا پھر تقریباً ناممکن ہو جائے گا۔ لیکن جہاں تک میں نظر ڈالتا ہوں لازم ہے کہ انصاف کی نظر ڈالوں اور خوش فہمی کی نگاہ نہ ڈالوں تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ جماعت میں ابھی (عبادت) باجماعت کے قیام کی طرف پوری توجہ نہیں ہے۔ بلکہ اگر روزمرہ کے جماعت کے حالات' نوجوانوں کے حالات' لڑکوں اور لڑکیوں کے حالات پر نظر ڈالیں تو معلوم ہو گا کہ بہت سے ان میں سے ایسے ہیں جو حقیقت میں (عبادت کرنا) جانتے نہیں۔ جانتے ہیں تو رسمی (عبادت) میں شمولیت کی حد تک تو جانتے ہیں مگر وہ باجماعت (عبادت) سے ابھی بہت دور ہیں۔

(۔) ایسا شخص جو خدا کی عبادت میں مصروف ہے' اس کا حق ادا کرتا ہے وہ (۔) سورج کے ڈھلنے کے وقت سے لے کر دوسری صبح تک یعنی جب تک رات اندھیری رہے اور گہری رہے عبادت ہی میں مصروف رہتا ہے یا عبادت کے قیام کا حق ادا کرتا رہتا ہے۔ اب کتنے ہیں ہم میں جو واقعتہً اس (۔) کے مصداق (عبادت) کو ادا کرتے ہیں۔ ایسے تو بہت سے بن رہے ہیں جو پہلے پوری (عبادت) نہیں پڑھا کرتے تھے اب خدا کے فضل کے ساتھ بارہا کہنے کے بعد مختلف تنظیموں کو احساس دلانے کے بعد اور ان کی کوششوں سے (عبادت) کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔ مگر (عبادت) کی طرف متوجہ ہونا کافی نہیں ہے کیونکہ عبادت کے قیام کے بغیر دنیا کا قیام ممکن نہیں۔ ہم نے دنیا کو قائم کرنا ہے اور دنیا کو توحید پہ قائم کرنا ہے اور توحید پر قائم کرنے کے لئے قیام عبادت ایسا لازمہ ہے جیسے اوپر کی منزل کے لئے بنیادوں اور نچلی منزل کی تعمیر لازم ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ آپ اوپر کی منزل تعمیر کر لیں اور یا نچلی منزل ہی نہ ہو یا نچلی منزل ہو بھی تو بنیادوں کے بغیر کیونکہ ایسی عمارت کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ پس یہ جو باتیں میں آپ سے کر رہا ہوں گہری فکر کی باتیں ہیں۔ جب ہر سال اللہ تعالیٰ فضلوں کی بارش نازل فرماتا ہے تو یہ درست ہے کہ (نعروں) سے کل عالم گونج اٹھتا ہے اور ہمارے دلوں میں ایک ایسا حیرت انگیز ہیجان پیدا ہو جاتا ہے جس کی دنیا والوں کو کچھ بھی خبر نہیں۔ مگر یہ ہیجانی کیفیت تو آنی جانی ہے۔ جو دائم رہ جانے والی چیز ہے وہ ایسی نیکی ہے جسے (کلام الٰہی) باقیات میں سے شمار کرتا ہے۔ جس کی تعریف میں باقی رہنا داخل کر دیا گیا ہے "الصالحات" کے ساتھ الباقیات کی ایک ایسی شرط (کلام الٰہی) نے لگا دی ہے کہ جس کے بعد عارضی نیکی کا کوئی تصور بھی باقی نہیں رہتا۔ نیکی وہی ہے جو زندگی کا ساتھ دے' جو ہمیشہ کے لئے جزو بدن بن جائے' جو رگوں میں دوڑتی پھرتی رہے جیسے خون دوڑتا پھرتا ہے جس کے بغیر زندگی کا تصور ممکن نہ ہو۔ پس (عبادت) بھی ایسی نیکیوں میں سے اول درجے کی نیکی ہے جسے ہماری سانسوں میں رس بسنا چاہئے' جسے ہمارے خون میں دوڑنا چاہئے' جسے ہمارے وجود کا ایک اٹوٹ حصہ بن جانا چاہئے۔ یہ وہ (عبادت) ہے جو آپ کو بھی اور مجھے بھی قائم کرے گی اور ہمیں اس قابل بنائے گی کہ ہر بڑھتے ہوئے بوجھ کو خوشی سے اٹھائیں اور خدا سے مزید کی توقع رکھتے چلے جائیں۔

پس پہلی بات تو (عبادت) کے قیام کی طرف توجہ دلانا تھی اور اسی سلسلے میں میں آپ سے خصوصیت کے ساتھ یہ گزارش کروں گا کہ جو نو مبایعین ہم میں آتے ہیں ان پر اس پہلو سے نظر رکھنا اور ان میں (عبادت گزار) بنانا ہمارا اولین کام ہے۔ اور اس غرض کے لئے ہر جماعت میں جہاں آئندہ دعوت الی اللہ کے نئے منصوبے بنائے جا رہے ہیں بلکہ بہت سی جگہ ان پر عمل شروع ہو چکا ہے وہاں احمدی جماعت کا گروہ ایسا وقف رہے جس کا کام محض قیام (عبادت) ہو۔ وہ اپنوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد | مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ | مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

میں بھی اور نئے آنے والوں میں بھی جو اپنے بن رہے ہیں ان میں بھی (عبادت) باجماعت کے قیام کی مسلسل جدوجہد کرتا رہے۔ اور کسی خوش فہمی پر مبنی رپورٹ پیش نہ کرے بلکہ اعداد و شمار پر مشتمل جن کا باقاعدہ مسلسل وہاں انضباط ہوتا رہے، جس کو کاپیوں پر درج کیا جائے اور ہر ذمہ دار کارکن اپنے پاس اس کا ریکارڈ رکھے۔ وہ ہمیشہ اس کے اپنے لئے بھی یاددہانی بنتا رہے اور جب وہ آئندہ مرکز میں رپورٹ بھیجے تو یقین کے ساتھ بھیجے کہ یہ کام اس حد تک ہو چکا ہے۔

اس کے لئے بہت سے طریق ہیں جنہیں اپنانا چاہئے۔ ایک دفعہ میں نے ایک سلسلہ شروع کیا تھا قیام عبادت کا "کہ قیام عبادت کیا چیز ہے" یہ خطبات کا سلسلہ تھا۔ اور اس ضمن میں بہت سی ایسی باتیں کی تھیں جو (کلام الٰہی) (-) اور (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے اقتباسات کے حوالے سے ایسی تھیں کہ ان کے نتیجے میں مجھے جو کل عالم سے اطلاعیں ملتی رہیں، یہ محسوس ہوا کہ خدا کے فضل سے دلوں میں ایک حرکت پیدا ہوئی ہے اور عبادت کے قیام کی طرف سچی توجہ پیدا ہوئی ہے۔ مگر یہ باتیں ایک دفعہ کر کے ختم کرنے والی باتیں نہیں ہیں۔ یہ تو تذکیر ہے جو ہمیشہ جاری رہتی ہے اور جاری رہنی چاہئے۔ یہ وہ یاددہانیاں ہیں جو اگر بار بار نہ کروائی جائیں تو نفس خود بخود بھول جاتا ہے۔ اس لئے ان سے بھی استفادہ کیا جائے۔ ان خطبات کے سلسلے سے بھی، دیگر ذرائع سے بھی مل بیٹھ کر سوچیں اور مجلس عاملہ میں یا دنیا بھر کی مجالس عاملہ میں یہ مسئلہ زیر غور آئے کہ نئے حالات کے تقاضے ہیں کہ ہم قیام (عبادت) کی طرف پہلے سے بہت زیادہ توجہ کریں۔ سینکڑوں گنا بھی کہا جائے تو یہ مبالغہ نہیں ہے کیونکہ اگر سینکڑوں گنا توجہ بھی زیادہ ہو جائے تب بھی پوری طرح حق ادا نہ ہو سکے گا کیونکہ عبادت تو زندگی کے قیام کا مقصد ہے۔

عبادت کی خاطر جن و انس کو پیدا کیا گیا ہے اور عبادت کے بغیر انسان کی انسانیت مکمل نہیں ہوتی اور انسانیت کی تکمیل کے بغیر دنیا کے مسائل حل ہو ہی نہیں سکتے۔ اس لئے بعض پہلوؤں سے جب ہم نظر کرتے ہیں تو کہتے ہیں انصاف کو قائم کرو تو دنیا کے مسائل حل ہو جائیں گے یہ درست ہے۔ مگر انصاف کو کیسے قائم کریں گے اگر بندہ اپنے خدا سے انصاف نہ کرتا ہو۔ اور خدا کے حق ادا نہ کرتا ہو تو بنی نوع انسان کے حق کیسے ادا کرے گا۔ ان حقوق کی طرف فطرتاً توجہ پیدا ہی نہیں ہو سکتی جب تک حقیقتاً اپنے خالق، اپنے رب، اپنے مالک کے حقوق کی طرف دل کی گہرائی سے توجہ پیدا نہ ہو۔

پس اول طور پر (عبادت) کو قائم کرنے کے لئے نہ صرف یہ کہ منصوبہ بنائیں۔ بلکہ ابھی سے بنائیں کوئی وقت اس پر ضائع نہ کریں اور ہر دنیا کی جماعت ملکی سطح پر بھی اور چھوٹی سطحوں پر بھی یہ منصوبے بنائے اور ایسی ٹیمیں مقرر کرے جن کا کام بس یہی ہو، وہ اسی بات کے لئے وقف ہو کے رہ جائیں کہ ہم نے (عبادت) کی اہمیت بتانی ہے، (عبادت) پر قائم کرنا ہے، (-) ترجمے سکھانے کے انتظام کرنے ہیں، (عبادت کرنے) سے جو روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں ان کی طرف توجہ دلانی ہے اور مسلسل یہ کام ان تھک طور پر کرتے چلے جانا ہے اور ہارنا نہیں۔ ایک لمحہ بھی اس ذمہ داری سے نہ غافل ہونا ہے، نہ مایوس ہونا ہے۔ اگرچہ شروع میں بسا اوقات مشکلات بھی پیش آتی ہیں مگر اکثر مشکلات اپنی بے وقوفیوں سے پیش آتی ہیں۔ اگر انسان اپنے دائرے کو سمجھتا ہو کہ کتنا میرا دائرہ ہے اور اس سے آگے بڑھنا نہ چاہئے، نہ بڑھنے کی حیثیت رکھتا ہے تو پھر مایوسی نہیں ہو سکتی پھر تذکیر کا کام بغیر مایوسی کے چلتا ہے۔ (-) حضرت زکریا اپنے رب کے حضور عرض کرتے ہیں کہ اے میرے رب میرے بال سفید پڑ گئے ہیں، میری ہڈیاں گل گئی ہیں (-) مگر میں وہ بدبخت نہیں ہوں جو تیرے سے دعا کرنے سے مایوس ہو جاؤں۔ تو مایوسی کا (صاحب ایمان) کے کاموں کے ساتھ کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اپنے دائرہ کار میں رہے اور ہمیشہ دعا میں لگا رہے۔ اگر یہ دو باتیں یقینی طور پر ساتھ ہوں تو پھر کبھی کوئی (صاحب ایمان) کسی پہلو سے بھی کسی وقت بھی مایوس نہیں ہو سکتا۔ دائرہ کار میں رہنا ہی دراصل دعا کو پیدا کرتا ہے۔ بسا اوقات میں نے نصیحت کرنے والے دیکھے ہیں خواہ وہ اپنے گھر میں بچوں کو نصیحت کریں یا باہر ماحول میں نصیحت کا کردار ادا کریں وہ پہلے اس وجہ سے مایوس ہوتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ گویا تبدیلی کر دینا ان کا کام ہے۔ حالانکہ (-) کا کام بلاغ ہے۔ یعنی پہنچانا ہے، لیکن نہایت عمدگی کے ساتھ پہنچانا ایسا پہنچانا کہ جس سے اوپر پہنچانے کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا، نصیحت کرنے کے کام کو اپنے درجہ کمال تک پہنچانا، یہ مطلب ہے بلاغ کا۔ تو اگر یہ پتہ ہو کہ میرا کام بلاغ ہے اور بلاغ کے بعد پھر میں مصیطر نہیں بنتا، نہ بن سکتا ہوں۔ حقیقت میں نصیحت کے ذریعے تبدیلی کر دکھانا اور بات ہے اور کامل یقین کے ساتھ اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے نصیحت کرتے چلے جانا ایک اور بات ہے۔ پس (-) بُلاغ کا مطلب جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کسی بات کو عمدگی کے ساتھ پہنچا دینا کہ اس سے بہتر طریق پر پہنچائی جانہ سکتی ہو۔ پہنچانے کے تمام حقوق ادا کر دینا۔ پھر اس کے بعد کسی زبردستی کے تصور کو دل میں جگہ نہ دینا کیونکہ بلاغ کے بعد پاک تبدیلی یا بندے کا کام ہے یا خدا کا جو اس بندے کو یہ توفیق دے۔ مگر پہنچانے والے کا فرض نہیں ہے کہ زبردستی کسی کو نیک بنا دے اور نہ زبردستی کوئی انسان کسی کو نیک بنا سکتا ہے۔ یہ محض جاہلانہ باتیں ہیں۔ (-)

کوئی انسان کبھی کسی دوسرے شخص کو خواہ اپنی اولاد ہی کیوں نہ ہو زبردستی نیک نہیں بنا سکتا۔ حضرت نوحؑ کا حال آپ نے پڑھا اور سنا ہے بار بار سنتے اور پڑھتے ہیں یا آپ نہیں جانتے کہ حضرت نوحؑ نے بلاغ کا حق کیسے ادا کیا تھا۔ (کلام الٰہی) میں ایک ایسا دردناک منظر کھینچا گیا ہے کہ وہ اپنے رب سے مخاطب ہو کے کہتے ہیں اے خدا میں نے سب کچھ کر دیکھا ہے۔ میں نے اونچی آواز میں بھی ان کو بلایا، میں نے سرگوشیوں میں بھی ان کو دعوت دی، میں راتوں کو بھی اٹھ کر ان کے لئے نکلا اور دن کی روشنی میں بھی انہیں پیغام پہنچاتا رہا۔ کبھی میں نے ان کو ڈرایا، کبھی خوش خبریاں دیں، کبھی منت سماجت کی۔ غرضیکہ جو کچھ میری طاقت میں تھا سب کچھ کر دکھایا مگر اے خدا یہ بدلنے کا نام نہیں لیتے۔ پس اب تجھ پر معاملہ ہے۔ پھر خدا نے جو معاملہ کیا یہ وہی بہتر جانتا ہے کہ کس قوم کے ساتھ کیا معاملہ ہونا چاہئے۔ مگر یاد رکھیں کہ یہ بلاغ اس طاقت کا تھا اور اس میں اتنی گہرائی اور سچائی پائی جاتی تھی کہ (کلام الٰہی) نے ہمیشہ کے لئے حضرت نوحؑ کے بلاغ کو (کلام الٰہی) میں یعنی اس دائمی سچائی میں محفوظ فرمایا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ نوحؑ میرے بندے کی ذاتی طاقت تو بس اتنی سی تھی کہ خود اس کا اپنا بچہ بھی اس کی نصیحتوں کے نتیجے میں نیک نہ بن سکا تو پھر اور کون ہے جو نوحؑ سے بڑھ کر ابلاغ کا دعویٰ کرے اور نوحؑ سے بڑھ کر باثر ہونے کا دعویٰ کرے۔

پس نہ ---- کسی - کو کبھی یہ توفیق ملی کہ زبردستی کسی کے اندر نیکی پیدا کر دے نہ (-) اللہ نے یہ تقاضا فرمایا کہ اٹھ اور تلوار پکڑ اور ان کے ٹیڑھے دلوں کو سیدھا کر دے یا تلوار کی دھار سے دو نیم کر ڈال بلکہ یہ فرمایا کہ (-) تو تو ایک نصیحت کرنے والے کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ محض نصیحت کرنا تیرا کام ہے۔ (-) تو ان پر داروغہ مقرر نہیں فرمایا گیا۔ اب دیکھیں کہ جو شخص اپنی حیثیت کو پہچانتا ہو جیسا کہ اللہ کے نبیوں نے پہچانا اور اپنے دائرہ کار میں رہے تو پھر کیسی بے اختیاریوں اور بے بسیوں کا سامنا اس کو کرنا ہوگا۔ ایک طرف ---- کا دل تھا جس کی تمنا تھی کہ ساری کائنات کو خدا کے قدموں میں لا ڈالے لیکن اپنی بستی ------ بھی آپ کی آواز پر لبیک نہیں کہہ رہی تھی۔ اور حکم یہ تھا کہ تجھے اختیار زبردستی کا نہیں۔ ایسی صورت میں کیوں دل سے دعائیں نہ اٹھیں۔ اگر دل سچا ہے اور دل کی بے قراریاں سچی ہیں، اگر یہ بے اختیاری کا احساس انسان کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے تو ایک ہی راہ ہے کہ جو دعائیں دل سے اٹھ کر عرش تک راہ پاتی ہیں اور اس راہ کے سوا اور کوئی راہ نہیں ہے۔

پس جب میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ ان نئے آنے والوں کو بھی (عبادت گزار) بنادیں، آپ بھی (عبادت گزار) بنیں، اپنے گردوپیش کو بھی (عبادت گزار) بنائیں تو میں جانتا ہوں کہ ہماری استطاعت میں کچھ بھی نہیں ہے مگر بلاغ تو ہے نا۔ اور اگر ہم اپنی حیثیت سمجھتے ہوں اور جیسا کہ میں نے مثال دی تھی بعض نادانوں کی اپنے بچوں کو نصیحت قبول نہ کرنے پر ان پر غیظ و غضب کا مظاہرہ نہ کرتے ہوں، ان پر گالیاں دے کر دل کی بھڑاس نہ نکالتے ہوں، ان پر ہاتھ اٹھا کر اپنے دل کا غصہ نہ اتارتے ہوں تو پھر ان کے لئے سوائے دعا کے چارہ ہی کچھ نہیں رہ جاتا۔ بلاغ اور مسلسل بلاغ اور پھر دعائیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو جب ایک (رفیق) کے متعلق یہ شکایت پہنچی کہ وہ اپنے بچوں پر تربیت کے لحاظ سے بہت سختی کرتا ہے تو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور آپ کی ناراضگی میں بے حد بے قراری پائی جاتی تھی۔ آپؑ نے کہا تم کیا سمجھتے ہو اپنے آپ کو، تم تو مشرک ہو رہے ہو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہارے بچوں کی تربیت تمہارے اختیار میں ہے۔ تم اپنے نفس کا غیظ اتار رہے ہو تربیت کا کوئی شوق نہیں، نہ تمہیں تربیت کی اہلیت ہے۔ مغلوب الغضب ہو کر تم بچوں کو مارتے ہو اور مزید گنہگار بنتے ہو۔ کیوں دعا نہیں کرتے۔ کیونکہ انسان جب نصیحت کر کے بے چارگی محسوس کرتا ہو، بے بسی محسوس کرتا ہو تو دعا کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ اور دعا میں یہ طاقت ہے کہ وہ عظیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انقلاب برپا کرے لیکن اس دعا میں نہیں جو محض خشک ہونٹوں سے اٹھتی ہو، جس کے پیچھے یہ ابلاغ کا تفصیلی پس منظر نہ ہو۔ پس محنتیں کرنی ہوں گی۔ پورے اخلاص کے ساتھ تمام سوسائٹی کو (عبادت) کے ذریعے زندہ کرنے کا عزم لے کر اٹھنا ہوگا۔ اور ہر نئے آنے والے کو (عبادت) کا پیغام دینا ہوگا۔ مگر پاک، نیک نصیحت کے ذریعے، نیک نمونوں کے ذریعے، تھوڑا تھوڑا سکھا کر پیار اور محبت سے۔ اگر زیادہ نہیں تو شروع میں ایک (عبادت) ہی کا عادی بنائیں۔ اور پھر رفتہ رفتہ اللہ کے حوالے اس طرح کرتے چلے جائیں کہ اللہ خود ان کو سنبھال لے اور آئندہ ان کی تربیت براہ راست خدا کے سپرد ہو۔ ہم واسطہ تو ہیں مگر حقیقت میں وہ سب تربیت اللہ ہی کی ہے۔ مگر اسی کا بنایا ہوا نظام ہے کہ کچھ عرصے تک انسانوں کو دوسروں کی تربیت کا ایک واسطہ بنا دیتا ہے۔ جب تک وہ چاہے وہ واسطہ چلتا ہے۔ جوں جوں تربیت کامیاب ہوتی چلی جاتی ہے یہ واسطہ بیچ سے اٹھتا جاتا ہے یہاں تک کہ جس کی تربیت کی جائے اس کو پھر کبھی کوئی ضرورت نہیں رہتی کہ اس کا مربی روز آ آ کے اس کو نصیحت کرے۔ بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ جس کی تربیت کی جائے وہ اپنے مربی سے بھی بہت آگے نکل جاتا ہے۔

پس اس پہلو سے (عبادت) ادا کرنے کی طرف توجہ دیں، اپنے گھروں میں قائم کریں، اپنے گردوپیش قائم کریں اور خصوصیت کے ساتھ داعی الی اللہ (عبادت) پر قائم ہو جائیں۔ اور خصوصیت کے ساتھ ان کو جو سلسلے میں نئے نئے داخل ہوئے ہیں خواہ وہ مسلمانوں میں سے ہوں یا غیر مسلموں میں سے ہوں ان کو (عبادت) کی اہمیت بتانے کے لئے ایک نظام جاری کریں اور اس نظام کی مسلسل نگرانی رکھیں۔ تاکہ ایک آپ کا طبقہ جو نئی زمینیں فتح کرنے کے لئے تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے اس کے پیچھے پیچھے یہ سنبھالنے والا طبقہ بھی قائم ہوتا چلا جائے جو نئے آنے والوں کو سنبھالے اور ان کے تمام حقوق ادا کرے اور ان کی ساری ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو۔ یہی وہ ایک طریق ہے جس کے ذریعے سے ہم خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مزید تیزی کے ساتھ بھی آگے بڑھ سکتے ہیں اور ہمیں پچھلے پھلوں کی فکر نہیں رہے گی کیونکہ پچھلوں کو سنبھالنے کا نظام بھی ہم جاری کر چکے ہوں گے (۔) سب سے پہلی توجہ (عبادت) کی طرف ہوئی اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس سے بہتر گر غلبہ (دین حق) کو استقلال اور استقامت بخشنے کا اور کوئی نہیں

دوسری بات جو (۔) سمجھائی گئی ہے وہ اس سے اگلا قدم ہے (۔) (کلام الٰہی) کی تعلیم بھی ساتھ ساتھ دو اور (۔) بتاتا ہے کہ وہ دور جب کہ پو پھوٹ رہی ہو اور نیا دن چڑھ رہا ہو اس وقت (کلام الٰہی) کی تلاوت بہت ضروری ہے۔ (۔) ایک مطلب تو یہ ہے کہ "صبح کے وقت تلاوت کی جائے اور یہ بہت ہی پیاری چیز ہے۔ جن گھروں میں صبح کی تلاوت کی عادت ہو اللہ کے فضل کے ساتھ، اللہ تعالیٰ ان کی فجر (کلام الٰہی) ہی کے ذریعے پھوٹتا ہے۔ (صبح کے وقت کلام الٰہی) ان کے لئے ایک نیا پیغام لے کر آتا ہے۔ لوگوں کی صبح تو سورج کے چڑھنے سے ہوتی ہے مگر ان کی صبح (کلام الٰہی) کا نور صبح ان کے گھروں میں پھوٹنے سے ہوتی ہے اور اس سے بہتر اور کون سی صبح ہو سکتی ہے۔

مگر اس کے ساتھ ایک اور پیغام بھی ہے (۔) فجر کا ایک معنی ایک عظیم روحانی انقلاب ہے جو اندھیری راتوں کو روشنیوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔ پس جس نسبت سے میں (۔) آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں اس نسبت سے تقاضا یہ ہے کہ یہاں فجر کا ترجمہ نئے روحانی دور سے کیا جائے جب کہ ایک نئی صبح پھوٹنے والی ہے یا پھوٹ رہی ہو۔ اس روحانی انقلاب کے وقت (کلام الٰہی) سے کام لو، (کلام الٰہی) کی تلاوت ہی ہے جو اس فجر کو حقیقت میں روشن بنا دے گی۔ اس لئے عبادت کے قیام کے بعد (کلام الٰہی) کی تعلیم کی طرف ایک گہری توجہ ہے۔

اس سلسلے میں کچھ مزید باتیں کہ ہم کس طرح ان مسائل کو حل کریں گے اور خدا تعالیٰ نے کون کون سے راستے ہمارے لئے کھولے ہیں (اللہ نے چاہا تو) میں الوداعی خطاب میں آپ سے کروں گا۔ لیکن اس وقت میں یہ بتانا چاہتا ہوں (۔) فرمایا ہے (۔) کہ عبادت کا قیام بھی کافی نہیں ہے جب تک اس میں نوافل کے اضافے نہ ہوں اور خصوصیت کے ساتھ رات کو محنت نہ کی جائے۔ پس قیام (عبادت آخر شب) مشکل مسائل کا حل ہے اور حقیقت یہ ہے کہ (آخر شب کی عبادت ہی وہ عبادت ہے) جس کی رسائی سات آسمانوں سے پرے تک لازمی ہوتی ہے۔ اور دوسری (عبادتوں) کی دعاؤں کا (آخری شب کی عبادت) کی دعاؤں سے رشتہ تو ہے مگر نسبت وہ کوئی نہیں ہے۔ حیرت انگیز تبدیلیاں لانے کی طاقت (آخر شب کی عبادت) کی دعائیں رکھتی ہیں۔ ورنہ روزمرہ کی پانچ (عبادات) تو پڑھنے والے بے شمار ہیں۔ وہ جو ان میں سے چند راتوں کو اٹھتے ہیں یا چند ان میں سے جو راتوں کو اٹھتے ہیں اور خدا کی خاطر جب دنیا ان کو نہیں دیکھ رہی ہوتی محض اپنے رب کی محبت کے اظہار کے لئے اندھیروں میں کھڑے ہو جاتے ہیں ان کی

دعائیں ایک غیر معمولی طاقت رکھتی ہیں۔ اور ان کی دعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ عظیم الشان مقامات (صاحب ایمان) کو عطا ہوتے ہیں۔ (۔) اب (عبادت) کتنی پیاری چیز ہے اور تلاوت (۔) بھی دیکھو کتنی اچھی چیز ہے مگر ان کے نتیجے کے طور پر مقام (۔) کا وعدہ نہیں فرمایا۔ مقام (۔) کا وعدہ فرمایا تو (آخر شب کی عبادت) کے ساتھ وعدہ فرمایا یہ (کلام الٰہی) جو ہے جس کی صبح تلاوت کا ہم نے حکم دیا ہے اس (کلام الٰہی) ہی کے ذریعے رات کو (عبادت) کر اور اسی کے ذریعے اندھیروں (کے خلاف) جہاد کر (۔) یہ فرض نہیں ہے، محض نفل ہے۔ مگر اتنا طاقتور نفل کہ فرمایا (۔) ہرگز بعید نہیں بلکہ ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے مقام (۔) پر فائز فرما دے۔

اب مقام (۔) کی تعریف وہ فرما دی کہ جو کوئی کھڑا مقام نہیں ہے بلکہ مسلسل جاری و ساری مقام ہے۔ ایسا مقام ہے جو ہاتھ پکڑ کر ساتھ ساتھ آگے بڑھتا ہے اور قدم نہیں روکتا بلکہ قدم آگے بڑھانے میں ممد ثابت ہوتا ہے۔ پس یہ وہ مُقام نہیں ہے جس کو میم کی پیش سے پڑھا جاتا ہے جو ایک معین جگہ کا نام ہے۔ عربی میں مُقام بھی ایک لفظ ہے جو اکثر استعمال ہوا ہے (کلام الٰہی) میں اکثر آیات میں لفظ مقام استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے ایک ٹھہری ہوئی جگہ، ایسی جگہ جہاں آپ اتر سکتے ہیں، جہاں آپ رات بسر کر سکتے ہیں یا کچھ دیر کے لئے بسیرا کر سکتے ہیں یا لمبے ڈیرے ڈال سکتے ہیں۔ ہر ایسی جگہ جو آپ کے ٹھہرنے کی جگہ ہو یا جانوروں کے ٹھہرنے کی جگہ ہو اسے مُقام کہا جاتا ہے۔ مگر یہاں اللہ تعالیٰ نے مُقام نہیں فرمایا (۔) دیکھو ممکن نہیں بلکہ عین ممکن ہے بلکہ لازم ہے کہ تجھے اللہ تعالیٰ مَقام (۔) تک پہنچا دے اس (آخر شب کی عبادت) کے ذریعے جس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور مَقام کسی ٹھہری ہوئی جگہ کا نام نہیں ہے۔ مَقام خدا کے حضور ایک مرتبے کا نام ہے اور خدا کے حضور (صاحب ایمان) کا مرتبہ کسی ایک جگہ نہیں ٹھہرتا بلکہ مسلسل بڑھتا ہے اور اس کے بغیر وہ مرتبہ ہے ہی نہیں جو مرتبہ بڑھنے والا نہ ہو اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس مضمون کو مزید کھولتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) جب مَقام (۔) تجھے عطا ہو گیا ہو رہا ہے اور ایسے مَقام کے اندر تو سفر کر رہا ہے جہاں پہلے بھی مَقام مل چکے ہیں لیکن آئندہ مسلسل ملتے رہیں گے۔ (۔) یہ مراد نہیں ہے کہ پہلے مَقام عطا نہیں ہوا تھا آئندہ خدا عطا کرے گا مراد یہ ہے کہ ممکن نہیں بلکہ یقینی ہے کہ خدا تجھے مقام (۔) عطا کرتا چلا جائے۔ (۔) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ دعا کر کہ اے میرے رب (۔) مجھے داخل فرما اس مَقام میں صدق کے ساتھ (۔) اور اس سے نکال دے صدق کے ساتھ۔ تو کیا مَقام (۔) سے نکلنے کی دعا سکھائی گئی ہے؟۔ یہ سوچنے کی بات ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو یہ دعا سکھائے کہ اے میرے رب مجھے مَقام (۔) عطا تو کر دینا مگر زیادہ دیر نہ ٹھہرانا وہاں میری اگلی دعا بھی سن لے مجھے جلدی سے اس مَقام سے نکال کر باہر کر۔ ہرگز نہیں۔ (۔) اے میرے خدا ایک مَقام سے نکال کر دوسرے مَقام میں داخل کرتا چلا جا، ایک مَقام میں داخل فرما اور پھر میں دعا کروں گا کہ اے خدا یہ مَقام میرے لئے چھوٹا ہو گیا ہے۔ اور قرب کے مقامات کا خواہاں ہوں اس مَقام سے میری سیری نہیں ہو رہی پس مجھے اس سے نکال۔ مگر کہاں؟ ایک اور مَقام (۔) میں تاکہ یہ سلسلہ جاری رہے اور اس سلسلے میں میرے لئے سلطان نصیر عطا فرماتا چلا جا۔ کیونکہ بلند سے بلند تر مقامات کی طرف جانا خود انسان کی اپنی طاقت سے ممکن نہیں ہے۔ لازم ہے کہ اس کو غیب کی طرف سے ایسے سلطان عطا ہوں اللہ کی طرف سے جو اس کی نصرت کی طاقت رکھتے ہوں۔

پس حقیقت میں جب میں نے آپ سے ذکر کیا کہ میں جب سے جلسہ سالانہ یو کے ہوا ہے اس مضمون پر غور کر رہا ہوں اور فکر مند ہوں اور دعا بھی کرتا ہوں، تو کل جب اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا جواب سمجھایا تو یہ جو (۔) میں نے ابھی پڑھا ہے اور اس کے ساتھ ...... جو ذکر ہے اس کے ذریعہ مجھے یہ مفہوم حقیقت میں روشن ہوا اور پھر توجہ اس طرف ہوئی کہ ان (۔) کو اچھی طرح اکٹھا پڑھا جائے تو سارا مضمون کھل کر سامنے آ جائے گا۔ یہاں .... توجہ اس لئے میرے دل میں پیدا ہوئی کہ ہم بھی تو ایک مَقام (۔) سے ایک اور مَقام (۔) کی طرف سفر کر رہے ہیں لیکن یہ مقامات ٹھہرے ہوئے مقامات نہیں ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے جب ہماری دعائیں تھیں، التجائیں تھیں اور کچھ تعجب بھی ہوتا تھا کہ کتنی بڑی بات مانگ رہے ہیں۔ ہم خدا سے سال میں ایک لاکھ بیعتوں کی دعا کرتے تھے تو اس سے پہلے جو بیعتیں ہوتی تھیں وہ بھی تو اللہ کے فضل تھے وہ بھی تو ایک قسم کے مَقام (۔) تھے مگر جب ایک لاکھ بیعت کا مقام آیا تو دل حمد سے بھر گیا اور خوشیوں سے لبریز ہو گیا کہ بہت بڑی منزل طے کی ہے ایک مَقام (۔) ایسا ملا ہے جس کی مدت سے تمنا رکھتے تھے۔ مگر بہت جلد وہ مَقام پرانا ہو گیا۔ بہت جلد دل میں یہ احساس ہوا کہ جب تک دو نہ مانگیں ہماری تشنگی نہیں بجھے گی۔ پس اے خدا ہمیں اس مَقام سے نکال دے، واپسی کی طرف نہیں بلکہ آگے کی طرف نکالنے کی دعا دل سے طبعی طور پر اٹھی ہے اور مسلسل اٹھتی رہی اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادہ شدت کے ساتھ اٹھتی رہی۔(-)اے خدا جس طرح صدق کے ساتھ تو نے اس مقام (-) میں داخل فرمایا تھا اب اس مقام سے نکال لیکن ایک اور بڑے مقام کی طرف جو اس سے زیادہ شاندار اور زیادہ سکینت بخشنے والا ہو۔ پس اللہ نے آپ کے دیکھتے دیکھتے ہمیں وہ دوسرا مقام (-) بھی عطا فرما دیا۔ اور جب وہ مقام آیا تو دل پھر حمد سے بھر گئے طبیعتوں کو ایک سکینت نصیب ہوئی کہ اب تو ہم دو لاکھ احمدیوں کی خوش خبری پا کر اپنے دلوں کو ٹھنڈا کر رہے ہیں مگر بہت جلد وہی سکینت ایک قسم کی بے چینی اور ایک نئی پیاس میں تبدیل ہو گئی۔ اور ہم نے یہ دعائیں مانگنی شروع کیں کہ اے خدا بہت مزہ آیا' بے حد تیرے احسان مند ہیں۔ شکروں کا تو حق ادا نہیں کر سکتے۔ مگر تو نے جو فطرت ہمیں بخشی ہے یہ پیاسی فطرت ہے۔ جب ایک نعمت کو پالیتی ہے تو اس نعمت سے واقفیت کے نتیجے میں نعمت کا احساس بھی کم ہوتا چلا جاتا ہے اور جتنا زیادہ نعمت سے واقفیت بڑھتی جائے وہ احساس' اس کے وجود کا احساس' اس کے شکر کا احساس کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ پس ہمیں اس مقام سے بھی نکال' ایک اور مقام (-) میں داخل فرما اور پھر چار لاکھ کی تمنا دل میں مچلنے لگی اور لگتا تھا کہ بہت بڑی دعا ہے۔ لیکن اللہ نے آپ کے دیکھتے دیکھتے اور میرے دیکھتے دیکھتے وہ چار لاکھ کی تمنا بھی دیکھیں کس شان سے پوری فرمائی اور ہمیشہ دگنے سے کچھ بڑھا کر دیا۔

ایک عجیب کیفیت تھی اس جلسے پر جب چار لاکھ بیعتیں ہو رہی تھیں۔ بہت سی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ ان آنکھوں سے بھی جو حاضرین کی' موجود لوگوں کی آنکھیں تھیں۔ اور ان آنکھوں سے بھی جو دور سے نظارہ کر رہی تھیں ٹیلی ویژن کے ذریعے۔ اور کثرت سے مجھے دور دراز کے ملکوں سے خط ملے کہ ہماری نظریں اپنے ہی آنسوؤں سے دھندلا جاتی تھیں۔ جو نظارہ ہمیں جان سے بھی زیادہ پیارا تھا خوشی کے آنسوؤں سے روتے روتے وہ نظارہ بسا اوقات نظروں سے غائب ہو جاتا تھا۔ ایک عجیب کیفیت تھی جس کا بیان ممکن نہیں ہے۔ تو بہت لطف آیا کئی دنوں' ہفتوں ہم انہیں کیفیات میں ڈوبے ہوئے انہی خوابوں میں بسے رہے۔ مگر پھر میں جانتا ہوں کہ جیسے میرے دل کی حالت تھی ویسے ہی آپ سب کی بھی ہو گی کہ اے خدا اب یہ خوشیاں دیکھ لیں ان کے مزے اڑا لئے مگر تو تو کہتا ہے کہ ہر مقام (-) کے بعد نکلنے کے رستے ہیں اور وہ نکلنے کے رستے اور مقامات (-) میں ہیں۔ پس ہمیں اس مقام میں سے بھی نکال لیکن صدق کے ساتھ نکال۔ جیسے پہلے صدق سے داخل فرمایا تھا اسی طرح صدق سے نکال اور ایک اور مقام (-) میں داخل فرما دے اور ہم پھر آئندہ سال بیعتوں کو دگنا ہوتا ہوا دیکھیں۔

پس امسال جس کے ذکر سے میں نے بات چلائی ہے اللہ نے بے انتہا احسان فرمایا ہے۔ جو تصور میں بھی آ نہیں سکتی تھی کہ ہماری طاقت میں یہ ہو گی ہماری گناہ گار آنکھیں خدا کے ان احسانات کو دیکھیں گی۔ ہم سب نے دیکھا اور پھر آنکھوں نے تشکر اور حمد کے آنسوؤں کے دریا بہا دیئے کہ اے خدا کیسی تیری شان ہے ایک مقام (-) سے تو نے دوسرے مقام (-) میں داخل کرنے کے لئے ہمیں پہلے سے نکالا اور صدق کے ساتھ نکالا۔ لفظ صدق میں ہی اس بات کی چابی ہے کہ اگلا بھی مقام (-) ہی ہو گا حالانکہ دوبارہ مقام (-) کا ذکر نہیں فرمایا۔ مگر پہلے بھی داخل ہوتے وقت لفظ "صدق" رکھ دیا جس کا مطلب تھا کہ سچائی کے ساتھ داخل ہو رہے ہیں' اچھی چیز ملے گی۔ سچائی کبھی اندھیروں میں داخل نہیں کرتی۔ سچائی کبھی ظلمات کے تحفے لے کر نہیں آتی۔ پس صدق میں اس سارے مضمون کو سمجھنے کی چابی ہے۔ تو مطلب یہ تھا کہ جیسے صدق سے داخل فرمایا ویسے ہی صدق سے نکالنا اور یہ صدق اور بھی نیکیوں کے پھل ہمارے لئے لائے۔ پس اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شمار ممکن نہیں۔ اس نے صدق کے ساتھ ہمیں اس مقام (-) سے نکال کر پھر آٹھ لاکھ سے اوپر کے مقام (-) میں داخل فرما دیا۔ اب بھی یہی تمنا ہے اب بھی یہ دعائیں ہیں (-) تو ساری جماعت جو سلطان نصیر بن کر ان دعاؤں کو پورا کرنے میں مددگار بنی ہوئی ہے اپنی

دعاؤں کو پورا کرنے میں میری مددگار بنی ہوئی ہے یہ وہ سلطان نصیر ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں عطا ہو رہے ہیں۔ اور پھر مزید دلوں میں جب خدا غیب سے (-) جماعت کی طرف ان کے دلوں کی توجہ پھیرتا ہے اور حضرت (بانی سلسلہ) اور احمدیت کی محبت ان کے دلوں میں بھر دیتا ہے تو پھر اور بھی سلطان نصیر ہمیں عطا ہوتے ہیں۔ پھر بہت سے اور ذرائع ہیں سلطان نصیر عطا کرنے کے جن کا مشاہدہ عالمگیر جماعت کرتی آ رہی ہے اور (اللہ نے چاہا تو) کرتی چلی جائے گی۔ مگر لفظ صدق کا ایک تعلق ماقبل سے بھی ہے اور اسی تعلق نے میری توجہ ابتدائی (-) طرف پھیری۔ صدق قیام عبادت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ پائے صدق عبادت پر ہے اور عبادت کے بغیر کسی کو پائے صدق نصیب نہیں ہو سکتا۔ پس بات گھوم کر پھر وہیں پہنچ جاتی ہے کہ اگر آپ نے ہر مقام (-) میں داخل ہونے کے بعد ہر مقام (-) سے ایک اور مقام (-) میں نکلنے کی دعا کرنی ہے تو یاد رکھیں اس دعا کے تقاضے پورے کرنے ہوں گے' اس مضمون کی نوعیت کو گہرائی سے سمجھنا ہو گا' اس کا عرفان حاصل کرنا ہو گا ورنہ یہ بات ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے گی۔

پس ان باتوں کو سمجھتے ہوئے میں تمام عالمگیر جماعتوں سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے لئے بھی اور ہم سب کے لئے بھی یہی دعا کریں جو میں نے ابھی آپ کے سامنے پڑھ کر سنائی ہے یعنی آغاز سے لے کر آخر تک اس دعا میں جب آپ کہتے ہیں صدق کے ساتھ داخل فرما تو اس بات کو شامل کر لیں کہ (-) اس صدق میں قیام عبادت بھی تھا' اس صدق میں تلاوت (-) بھی تھی اس صدق میں راتوں کو صبح میں تبدیل کرنے کی طاقت بھی موجود تھی' اس صدق میں راتوں کو اٹھ کر خدا کے حضور (عبادت) کرنے کی توفیق بھی شامل تھی اور ایسے (آخری شب کی عبادت) ادا کرنے کی توفیق شامل تھی جس کے بعد عرش سے لازمی طور پر یہ وعدہ اترتا ہے کہ تجھے خدا ضرور مقام (-) میں داخل فرمائے گا۔ اور جب داخل فرمائے گا تو پھر اس سے نکلنے کی دعا کرنا مگر صدق کے ساتھ۔ اور جب صدق سے اس سے نکلنے کی دعا کرو گے تو یاد رکھنا کہ .... دعا نہ بھولنا کیونکہ جتنی منزلیں بلند ہوتی چلی جائیں اتنے ہی خوف بھی لاحق ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اتنے ہی مزید طاقتور اور غالب مددگاروں کی بھی ضرورت پیش آتی رہتی ہے۔ اتنے ہی حسد بھی بڑھتے جاتے ہیں' دشمنیاں بھی پہلے سے بڑھ کر آپ کو ہلاک کرنے کی تمنائیں کرتی ہیں' آپ کو گزند پہنچانے کی راہوں میں بیٹھتی ہیں' دن رات کوشش کرتی ہیں کہ کسی طرح ان کے بڑھتے ہوئے قدم روک لیں۔ پس وہ منظر بھی اب ابھر کر سامنے آتا چلا جا رہا ہے۔ پہلے سے کئی گنا زیادہ مشتعل ہو کر جماعت کے دشمن منصوبے بنا رہے ہیں کہ کسی طرح آپ کی ترقی کی راہیں روک لیں اور آپ کی راہ میں ایسی کمین گاہوں میں بیٹھیں کہ آپ کو کچھ خبر نہ ہو اور وہ اچانک آپ پر حملہ آور ہوں۔ اور ان چیزوں کے منصوبے بنانے کی قطعی معین اطلاعیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہنچا دی ہیں۔ پس اس مضمون کا ------ ایک اور تعلق بھی قائم ہو جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ دعا مانگو اللہ سے کہ جہاں دشمن طاقتور ہے اور دنیاوی طاقتوں کے بل بوتے پر' دنیاوی سلطانوں کے بل بوتے پر وہ خدا کے بندوں کو گزند پہنچانے کے منصوبے بنا رہا ہے۔ اے خدا جب ہمیں مزید روحانی ترقیات عطا فرما .... کیونکہ ہم میں تو اپنی حفاظت کی طاقت نہیں ہے۔ ہم تو عاجز اور کمزور بندے ہیں۔ پس ان معنوں میں اگر آپ .... دعا بھی گہرائی کے ساتھ سوچ کر کرتے رہیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کو کوئی فکر نہیں ہے۔ کسی غم کی ضرورت نہیں' کسی کھوئے ہوئے پر حزیں ہونے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو گا .... پھر آپ دندناتے ہوئے شاہراہ ترقی (دین حق) پر آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ اور ان دعاؤں کے ساتھ جب آپ آگے بڑھیں گے تو مجال نہیں کسی دشمن کی خواہ وہ ایک ادنیٰ انسان ہو یا دنیا کا طاقتور بادشاہ ہو کہ آپ کی ترقی کی راہ روک سکے اور آپ کو گزند پہنچا سکے۔ اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو اور یہ گر جو اس نے ہمیں سکھایا ہے اسے سمجھنے اور مزید گہرائی سے اس کا عرفان حاصل کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین۔ اللھم آمین۔)

احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت امام جماعت احمدیہ کے پروگرام

ترجمہ کلام الٰہی کلاس
پیر اور منگل نئی کلاس شام 6 بجے رات کو دو بجے اور پھر صبح 9 بجے (دوبارہ)

ہومیو پیتھی کلاس
بدھ اور جمعرات نئی کلاس شام 6 بجے اور دوسرے روز 2 بجے صبح اور 9 بجے صبح (دوبارہ)

خطبہ
براہ راست (LIVE) 5 بجے شام' 2 بجے رات اور 12-00 بجے دوپہر (دوبارہ)

اردو ملاقات
جمعہ 6-10 بجے شام۔ دوسرے روز 9-00 بجے ... (دوبارہ)

بچوں کے ساتھ ملاقات
ہفتہ کے روز 6 بجے شام پھر 2 بجے رات اور 9 بجے صبح (دوبارہ)

انگریزی ملاقات
اتوار 6 بجے شام 2 بجے رات اور 9 بجے صبح (دوبارہ)

لقاء مع العرب
جمعہ ہفتہ اور اتوار کو نئے سیشن 6 بجے شام دوسرے روز 5 بجے صبح اور 1 بجے دوپہر (دوبارہ)

اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
ہر روز 12 بجے رات دوسرے روز 7 بجے صبح اور 3 بجے بعد دوپہر (دوبارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام احمد عابد (کینیڈا)

بشکریہ ہفت روزہ "لاہور"

شمالی امریکہ کا عظیم ملک - کینیڈا

ایک تعارفی جائزہ

گزشتہ دنوں وزیراعظم کی سربراہی میں کینیڈین بزنس مینوں نے پاکستان کا دورہ کیا اس دورے میں سینکڑوں افراد پر مشتمل یہ ٹیم ہندوستان' انڈونیشیا اور ملائیشیا بھی گئی کچھ عرصہ پہلے وزیراعظم کی سربراہی میں ایسے ہی ایک وفد نے چین اور ویت نام کا دورہ کیا تھا دونوں دورے اپنے نتائج کے لحاظ سے تمام متعلقہ ممالک کے حق میں کامیاب رہے۔

اقوام متحدہ کی 1995ء میں جاری شدہ ایک رپورٹ کے مطابق پوری دنیا میں رہائش کے لحاظ سے کینیڈا ایک بہترین ملک ہے لفظ کینیڈا دراصل کنیاٹا (KANATA) بگڑ کر بنا ہے جو قدیم اور اصلی باشندوں کی زبان کا لفظ ہے جب پہلی بار یورپ کے لوگوں نے فر اور مچھلی کی تجارت کے مقاصد کے تحت ادھر کا رخ کیا تو سب سے پہلے فرانسیسیوں نے یہاں قدم رکھا جیکوئیس کارٹیئر Jacqes Cartier ایک فرانسیسی باشندہ نے یہ لفظ جس کے معنی گاؤں یا کمیونٹی کے ہیں پورے علاقے کے لئے استعمال کیا۔

کینیڈا براعظم شمالی امریکہ میں واقع ہے یہ عظیم ملک مغرب میں بحرالکاہل سے لے کر مشرق میں بحراوقیانوس تک جنوب میں ریاستہائے متحدہ امریکہ سے لے کر قطب شمالی تک پھیلا ہوا ہے' رقبہ کے لحاظ سے یہ روس کے بعد دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے ایک وقت میں یہ ملک گلیشیئر کی صورت میں منجمد سمندر تھا بعد میں موسم کی تبدیلیوں کے ساتھ گلیشیئر نے پگھلنا اور نیچے کھسکنا شروع کیا اور پھر آہستہ آہستہ خشکی نے سر نکالا آخر کار ایک بڑا علاقہ خشکی میں تبدیل ہو گیا۔ جبکہ زیریں علاقے جھیلوں میں بدل گئے۔ آج بھی یہ ملک جھیلوں کا ملک کہلاتا ہے۔

فرسٹ نیشن یہاں سب سے پہلے ان قدیم قبائل نے قدم رکھا جو فرسٹ نیشن کہلاتے ہیں۔ جنہیں "ریڈ انڈین" کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ ان میں سے کچھ موسم کی شدت کا شکار ہو گئے اور باقی واپس چلے گئے متعدد بار اسی طرح یہ قبائل ادھر کا رخ کرتے اور واپس ہوتے رہے آخر کار انہوں نے موسم سے سمجھوتہ کر لیا اور اس کے مطابق رہنا سیکھ لیا ان میں سے بعض مختلف جانوروں کا شکار کرتے بعض نے ماہی گیری کو ذریعہ معاش بنایا چوپائے جہاں ذریعہ خوراک وبار برداری تھے وہیں ان کے بال اور کھال لباس بنانے اور ہڈیاں ہتھیار بنانے کے لئے استعمال کی جاتی تھیں 16 ویں صدی میں پہلے فرانسیسیوں اور پھر انگریزوں کی آمد شروع ہوئی۔ فر کی تجارت نے ان نئے آنے والوں میں رقابت پیدا کر دی فرانسیسیوں کی مدد سے چند قبائل نے جب دوسرے قبائل کو اس کاروبار سے بے دخل کر دینا چاہا تو انگریزوں نے ان بے دخل کئے جانے والے قبائلیوں کی امداد شروع کر دی نتیجتاً ان میں جنگیں ہوئیں بعد میں ان دونوں یورپین قوموں میں بھی براہ راست لڑائیاں ہوئیں۔ بہتر وسائل کی وجہ سے ریاستہائے متحدہ امریکہ سے بڑی تعداد میں انگریزوں نے ادھر کا رخ کیا چونکہ ان لوگوں کی وفاداریاں حکومت برطانیہ سے تھیں لہٰذا یہ "لائلسٹ" LOYLIST کہلاتے تھے۔

آہستہ آہستہ یورپین اقوام طاقتور ہوتی گئیں اور قدیم قبائل نے بعض حقوق اور مفادات کے بدلے اپنی زمینیں ان اقوام کے حوالے کیں (بہرحال زمین کے کچھ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے انہوں نے اپنے لئے محفوظ رکھے جہاں آج بھی ان کو کنٹرول حاصل ہے) اس طرح عملاً پورے علاقے پر یورپین کی حکومت قائم ہو گئی اس دوران فرانسیسیوں نے زیادہ تر موجودہ صوبہ کیوبک کے علاقے میں جبکہ انگریزوں نے بقیہ سارے علاقے میں آبادیاں بسائیں۔ اٹلانٹک ریجن کے صوبوں اور صوبہ جات کیوبک وانٹاریو نیز مغربی ساحلی صوبہ برٹش کولمبیا کے علاقوں میں ان آباد کاروں نے ماہی گیری جنگلات اور زراعت کو ترقی دی اٹھارویں صدی کے دوسرے نصف کو کینیڈا میں گولڈن رش کے طور پر یاد کیا جاتا ہے کیونکہ حکومت کی پیریری ریجن میں ارزاں قیمتوں پر زمینیں دینے کے اعلان سے یورپ خصوصاً برطانیہ سے بہت بڑی تعداد میں لوگوں نے یہاں ہجرت کی اسی طرح ابرٹا اور یوکون میں پٹرولیم اور دوسری معدنیات کی دریافت کی وجہ سے ان شعبوں میں مہارت اور دلچسپی رکھنے والے بہت سے یورپین باشندوں نے یہاں آکر آباد ہونا شروع کیا اسی دوران حکومت نے مانی ٹوبہ سے مغربی ساحل تک ریلوے لائن بچھانے کا بیڑا اٹھایا تو اس بڑے منصوبہ میں کام کرنے اور بہتر روزگار کی تلاش میں چینی نسل کے لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے یہاں ہجرت کی پیریری ریجن جو گیہوں کی پیداوار کی وجہ سے تیزی سے ابھرا تھا اب ریلوے کی تکمیل سے ملکی ضروریات سے زائد گیہوں کو برآمد کرنے کے قابل ہو گیا نیز معدنیات بھی برآمد کی جانے لگیں۔

پناہ گیروں کی صدی موجودہ صدی کو اگر مہاجروں اور پناہ گیروں کی صدی کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا کیونکہ سیاسی نظاموں اور دنیا کے نقشے میں بڑے پیمانے پر تبدیلیوں دو عظیم جنگوں نیز دوسری بہت سی وجوہات کی بنا پر مشرق و مغرب کے بے شمار لوگوں کو اپنے گھربار چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا ان میں سے ایک قابل ذکر تعداد نے اس ملک کو اپنا نیا وطن بنانا پسند کیا۔

انیسویں صدی میں جب یہ علاقہ ایک طرف "گولڈن رش" کے نتیجے میں ہونے والی ترقی سے مستفید ہو رہا تھا تو دوسری طرف مشترکہ مسائل کے حل کے لئے مختلف علاقوں اور صوبوں کے لوگوں میں مشترکہ سوچ اختیار کرنے اور ایک مرکز کے گرد جمع ہونے کے خیال نے زور پکڑا سرجان اے میکڈونلڈ "جیسے ذہین سیاستدان اور مدبر کی رہنمائی میں یکم جولائی 1867ء کو وہ یادگار دن بھی آیا جب چار صوبوں کیوبک' انٹاریو نواسکوشیا اور نیو برنس وک" نے اس کو قانونی حیثیت دے دی اس ایکٹ میں وفاقی اور صوبائی اختیارات کا ذکر بھی کیا گیا۔ قوم نے سرجان اے میکڈونلڈ کو ان کی خدمات کے صلہ میں پہلے وزیراعظم کے طور پر کرسی پیش کی۔ بعد میں دوسرے صوبے بھی اس کنفیڈریشن میں شامل ہوتے گئے نیوفاؤنڈلینڈ آخری صوبہ ہے جس نے 1949ء میں کنفیڈریشن میں شامل ہو کر کینیڈا کا حصہ بننا پسند کیا۔ 1965ء میں سرخ و سفید اور "میپل لیف" پر مشتمل موجودہ جھنڈا بطور قومی جھنڈے کے اپنایا گیا۔

ایک وفاقی ملک کینیڈا ایک وفاقی ملک ہے اور پارلیمنٹ تین حصوں پر مشتمل ہے تاج برطانیہ ہاؤس آف کامنز اور سینٹ' ملک میں ملکہ برطانیہ کی نمائندگی گورنر جنرل کرتے ہیں۔ جبکہ صوبوں میں لیفٹیننٹ گورنر ہوتے ہیں' کینیڈین عوام چار سال کے لئے ممبران پارلیمنٹ کا انتخاب کرتے ہیں 18 سال سے ہر شہری بالغ ووٹر اور امیدوار بن سکتا ہے جبکہ سینٹ کے ممبران کو وزیراعظم منتخب اور گورنر جنرل منظوری دیتا ہے 1982ء کا سال کینیڈا کی خودمختاری کے سلسلے میں ایک اہم موڑ ثابت ہوا کیونکہ اس سال آئین میں تبدیلی کے بعد اب کسی آئینی ترمیم کے حکومت برطانیہ کی منظوری کی ضرورت نہیں رہی اور اسی سال "دی کینیڈین چارٹر آف رائٹس اینڈ فریڈم" آئین کا حصہ بنی۔"

موجودہ وزیراعظم جناب جان کرچیاں فرانسیسی النسل ہیں۔ لبرل پارٹی کے رہنما ہیں آپ بڑے متحرک' بے باک ہنس مکھ اور مخلص انسان ہیں یہی وجہ ہے کہ ملک بھر میں مقبول ہیں جناب (Romeo Leblanc) ملک کے گورنر جنرل ہیں۔ آٹوا ملک کا دارالحکومت ہے۔ کینیڈا دو سرکاری زبانوں کا ملک ہے اس کا سکہ ڈالر کہلاتا ہے ایک ڈالر کا سکہ مرغابی کی تصویر پر مشتمل ہونے کی وجہ سے "لونی" ہے۔ یہ ملک 10 صوبوں اور دو "ٹیری ٹریز" پر مشتمل ہے جبکہ ملک کا رقبہ 330- 922- 9 کلو میٹر ہے۔ صوبوں کو مختلف طبعی ساخت موسمی حالات اور بعض دوسری اہم خصوصیات کی بنا پر پانچ ریجنز میں تقسیم کیا گیا ہے جو یہ ہیں دی اٹلانٹک ریجن نوراسکوشہ' نیو برنس وک پرنس ایڈورڈ' آئی لینڈ اور نیو فاؤنڈ لینڈ۔ سنٹرل کینیڈا۔ انٹاریو و کیوبک دی پیریری پراونسز نانی ٹوبہ' سسکاچون اور البرٹا۔ دی ویسٹ کوسٹ مغربی ساحلی صوبہ برٹش کولمبیا۔

دی نارتھ یہ شمالی ریجن دونوں ٹیری ٹیریز "یوکون" اور "نارتھ ویسٹ ٹیری ٹیریز" پر مشتمل ہے' یہ ریجن ملک کا ایک تہائی سے زائد رقبہ گھیرے ہوئے ہے۔

ملک میں حکومت تین سطحیں ہیں' وفاقی' صوبائی / ٹیری ٹیری اور میونسپل تینوں سطحوں کی حکومتوں کی ذمہ داریوں کا تعین کر دیا گیا ہے۔ وفاق ایسے امور کی ذمہ دار ہے۔ جن کا تعلق پورے ملک سے ہے ان میں خارجہ امور' دفاع' کرنسی ڈاک' مردم شماری' شہریت اور انڈین افیئرز وغیرہ صوبائی حکومت کی ذمہ داریوں میں تعلیم' صحت' ہائی ویز' ٹیکسیز اور میونسپل حکومتیں پولیس فائر فائٹنگ' صفائی برف ہٹانے اور سوشل ویلفیئر کی تقسیم وغیرہ کی ذمہ داریاں سنبھالے ہوئے ہیں۔

آب و ہوا اپنے محل وقوع کی وجہ سے یہ دنیا کے سرد ترین ملکوں میں شمار ہوتا ہے تاہم علاقائی عوامل کے زیر اثر مختلف حصوں کے موسموں میں فرق پایا جاتا ہے بحراوقیانوس میں واقع صوبے سردیوں میں سرد لیکن گرمیوں میں معتدل رہتے ہیں۔ پیریری ریجن سردیوں میں شدید سردی کی لپیٹ میں رہتا ہے جبکہ مغربی ساحلی صوبہ برٹش کولمبیا جو بحرالکاہل کے گرم پانی کے زیر اثر ہے یہ دو موسموں میں نسبتاً معتدل رہتا ہے بارشیں زیادہ ہوتی ہیں۔

آبادی یہ ملک جو آباد کاروں اور مہاجروں کا ملک کہلاتا ہے۔ 29 ملین نفوس پر مشتمل ہے۔ مناسب موسم اور بہتر وسائل کی دستیابی کی وجہ سے ملک کی آبادی کا تقریباً تین چوتھائی ریاستہائے متحدہ امریکہ کی سرحد کے ساتھ پٹی میں آباد ہے جبکہ شمالی ریجن میں صرف 03% لوگ آباد ہیں ملکی آبادی 62 فیصد صوبہ انٹاریو اور کیوبک میں رہائش پذیر ہے۔ اوسطاً ہر کلومیٹر میں 3 افراد رہتے ہیں تقریباً 77 فیصد آبادی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چین امریکہ تجارتی مفاہمت

چین اور امریکہ کے درمیان تجارتی معاملات اور کاپی رائٹ ایکٹ پر ہونے والے مذاکرات بغیر کسی فیصلہ کے ختم ہو گئے تھے لیکن دونوں فریقوں نے اسی ہفتے دوبارہ بات چیت پر آمادگی ظاہر کی تھی۔ لیکن امریکہ نے ان مذاکرات کے پہلے ہی چین کو دھمکیاں دینی شروع کر دی تھیں کہ اگر کوئی فیصلہ نہ ہو سکا تو امریکہ چین کی دو بلین ڈالر کی امریکہ کو در آمدات پر پابندی عائد کر دے گا۔ اب ان مذاکرات کے دوسرے دور... سے صرف دو دن پہلے چین نے امریکی دباؤ کے پیش نظر وہ چار پیداواری یونٹ بند کر دئے ہیں جہاں غیر قانونی طور پر امریکی فلموں اور گانوں کی سی۔ڈی۔ تیار کی جاتی ہے۔ چین کے حکام نے کنگ ڈانگ میں ان یونٹوں کو بند کرنے کے علاوہ چالیس ہزار سی۔ڈی۔ فلمیں بھی اپنے قبضے میں کرلی ہیں۔ اس کے علاوہ 13۔ افراد کو بھی کاپی رائٹ ایکٹ کی خلاف ورزی کے شبے میں گرفتار کرلیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ چین اب اس معاملے میں نرمی اختیار کرنا چاہتا ہے اور ان اقدامات کے نتیجہ میں اب دونوں فریقوں میں کوئی بہتر معاہدہ طے پا جائے گا جس سے دونوں نقصان سے بچ جائیں گے۔

دریں اثنا امریکہ نے چین کے ایٹمی دھماکوں کے خلاف بھی شدید رد عمل کا اظہار کیا ہے۔ امریکہ نے چین پر زور دیا ہے کہ وہ مزید ایٹمی تجربے نہ کرے۔ وائٹ ہاؤس کے پریس سیکرٹری نے کہا ہے کہ ان کے ملک کو چین کے حالیہ دھماکے اور ستمبر میں ایک اور دھماکہ کرنے کے ارادے سے صدمہ ہوا ہے۔ اسی طرح نیوزی لینڈ نے بھی چین کے ایٹمی دھماکوں کی مذمت کی ہے اور اس پر زور دیا ہے کہ وہ اپنا یہ پروگرام فوری طور پر بند کردے۔

ooo

بچوں کے بارے میں یونیسف کے اعداد و شمار

عام طور پر جب غربت اور کمی خوراک کی گفتگو ہو رہی ہو تو سب سے پہلے خیال افریقہ کے ممالک کی طرف جاتا ہے لیکن 1996ء کے شروع ہی میں یونیسف نے بچوں کے متعلق ایک رپورٹ شائع کی ہے جس کا مطالعہ قارئین کی دلچسپی اور غور و فکر کا باعث ہوگا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ۔

1۔ دنیا میں کمی خوراک کے شکار بچوں کی نصف تعداد جنوبی ایشیا کے تین ممالک ہندوستان پاکستان اور بنگلہ دیش میں پائی جاتی ہے۔ جن کی الگ الگ تفصیل کچھ یوں ہے۔

پاکستان 40 فی صد

ہندوستان 53 فی صد

بنگلہ دیش 67 فی صد

دنیا کی کل تعداد کا جنوبی ایشیا میں تناسب 52.12 فی صد

حیرانی کی بات یہ ہے کہ غریب ترین افریقن ممالک کے مقابلے میں یہ تعداد دگنی ہے۔ حالانکہ ان ممالک میں آمدنی یا خوراک کی بہم رسائی کی حالت بہتر ہے۔

2۔ پیدائش کے وقت ماؤں کی اموات کے متعلق بتایا گیا ہے کہ ایک لاکھ زندہ پیدا ہونے والے بچوں کی ماؤں کی اموات کی شرح ان تین ملکوں میں مندرجہ ذیل ہے۔

پاکستان۔340

ہندوستان۔570

بنگلہ دیش۔850

ایشیا۔ پیسیفک اوسط۔390

3۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک میں بچے عام روکی جا سکنے والی بیماریوں سے نہیں مرتے لیکن اس کے مقابلہ میں غریب ممالک میں 80 لاکھ بچے ہر سال خسرہ۔ دست۔ نمونیا۔ ملیریا اور کمی خوراک سے مرجاتے ہیں۔ حالانکہ یہ تمام بیماریاں اس وقت صد فی صد قابل علاج سمجھی جاتی ہیں اور ان وفات پا جانے والے بچوں کی عمر 5 سال یا 5 سال سے کم ہوتی ہے۔

4۔ آیوڈین کی کمی سے تقریباً ڈیڑھ کروڑ بچے متاثر ہوتے ہیں۔ اب مختلف ملکوں میں نمک کے ساتھ آیوڈین ملانے کے عمل سے یہ تعداد نصف ہونے کی امید کی گئی ہے۔ 19 ممالک ایسے ہیں جنہوں نے اس سلسلے میں 90 فی صد کامیابی حاصل کرلی ہے۔

5۔ سانس کی بیماریوں کی وجہ سے لوگ کینسر سے زیادہ تعداد میں مرتے ہیں۔ خسرہ کی وجہ سے اموات ایڈز سے زیادہ ہوتی ہیں۔ اور ان کا شکار زیادہ تر بچے ہوتے ہیں۔

6۔ بچوں کی اتنی زیادہ اموات کی وفات کی وجوہات میں کمی خوراک کے علاوہ مندرجہ ذیل نمایاں ہیں۔

پیدائش کے وقت بچے کا کم وزن جو کہ عام طور پر ماں کی کمی خوراک کی وجہ سے ہوتا ہے۔ عورتوں کا معاشرے میں کم درجہ اور ان کے ساتھ معاشرے کا امتیازی سلوک۔ آبادی کا دباؤ۔ صفائی کے ناگفتہ بہ حالات۔ بچوں کے دودھ پلانے کے غلط طریقے۔ بچوں کی دیکھ بھال میں نقائص۔ اور ماں اور بچے پر حملہ کرنے والی بیماریاں۔

ooo

حزب اللہ پر اسرائیلی بمباری

لبنان میں شیعہ عناصر پر مشتمل حزب اللہ پارٹی جس کو ایران کی حمایت حاصل ہے اور اسرائیل میں عرصہ سے چپقلش چلی آرہی ہے۔ اور اسی بہانے اسرائیل نے اپنی سرحد کے ساتھ ساتھ لبنان کے ایک علاقہ پر قبضہ جما رکھا ہے جس کو وہ سیکورٹی زون کا نام دیتا ہے۔ حالانکہ اسی علاقہ سے لبنان میں واقع حزب اللہ کے ٹھکانوں پر بمباری بھی اکثر کرتا رہتا ہے۔

کافی عرصہ کے بعد گزشتہ 27۔ اپریل کو حزب اللہ اور اسرائیل میں جنگ بندی کا معاہدہ طے پا گیا تھا جس سے لبنان کی اس علاقے کی آبادی کو کچھ سکون حاصل ہوا تھا اور حالات بہتری کی طرف مائل تھے لیکن اب پھر اسرائیل کے لڑاکا طیاروں نے مشرقی لبنان میں ایران کے حامی حزب اللہ ملیشیا کے ٹھکانوں پر حملے کئے ہیں۔ یہ علاقہ فی الحال شام کے زیر کنٹرول ہے۔ اس حملے کے وقت شام لبنان اور حزب اللہ کی طیارہ شکن توپوں نے اسرائیلی طیاروں پر گولہ باری کی لیکن انہیں نشانہ نہیں بنایا جا سکا۔ جنگ بندی کے معاہدہ کے بعد اسرائیل کا یہ پہلا بڑا حملہ ہے۔ لیکن اس سے پہلے حزب اللہ نے بھی اسرائیل کے زیر قبضہ علاقہ میں اسرائیلی فوجیوں پر حملہ کرکے 4 اسرائیلی فوجیوں کو ہلاک کر دیا تھا۔

ooo

بقیہ صفحہ 5

شہروں میں رہ رہی ہے۔ 35 اور 25 فیصد آبادی علی الترتیب انگریز اور فرانسیسی نسل کے لوگوں پر مشتمل ہے صوبہ کیوبک کی 80 فیصد اور نیو برنس وک کی تقریباً ایک تہائی آبادی فرانسیسی نسل کے باشندوں پر مشتمل ہے۔ قدیم قبائل (Aboriginal) ملکی آبادی کا لگ بھگ 2 فیصد ہیں۔ مغربی و مشرقی یورپ کے بہت سے ممالک سے آنے والے لوگوں کی تعداد بڑی نمایاں ہے اسی طرح چینی النسل اور جنوب مشرقی ایشیائیوں کی ایک قابل ذکر تعداد اسی ملک میں آباد ہے نیز افریقہ اور دنیا کے تقریباً تمام ممالک کے لوگوں کی تھوڑی بہت تعداد یہاں رہتی ہے۔ یہ تمام کمیونی ٹیز اس ملک کا حصہ ہونے کے باوجود اپنی اپنی زبان اور ثقافت کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ اس ملٹی کلچرازم نے اس ملک کو ایک گلدستہ بنا دیا ہے جس میں مختلف کمیونٹیز مختلف رنگ لئے ہوئے ہیں۔ کینیڈا کے بہترین انسانی روایات کے ماحول میں ڈھل کر انہوں نے مختلف النسل ہونے کو مثبت اور تعمیری قوت کے طور پر استعمال کرکے اور اپنے اپنے ملک و علاقے کے بہترین تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسی نئے ملک کو تعمیر کرکے دنیا کے جدید اور ترقی یافتہ ملکوں کی اگلی صف میں لا کھڑا کیا ہے یہی وجہ ہے کہ ملٹی کلچرازم کینیڈا کی پہچان اور کینیڈینز کے لئے باعث فخر ہے۔

کیتھولک عیسائی ملک کی اکثریت کیتھولک عیسائی ہے جن کی بڑی تعداد کیوبک میں آباد ہے دوسرے نمبر پر پروٹسٹنٹ عیسائی ہیں۔ علاوہ ازیں دنیا کے تمام قابل ذکر مذاہب کے پیرو یہاں آباد ہیں کینیڈین قانونی نظام (سوائے صوبہ کیوبک کے) انگریزی کامن لاء سے لیا گیا ہے جبکہ کیوبک میں سول لا کی بنیاد فرانسیسی "نپولین کوڈ" پر مشتمل ہے وفاقی سطح پر سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ ہے۔

نظام تعلیم و تعلیمی ادارے کینیڈا کا تعلیمی نظام انگریزی امریکن اور فرنچ روایات سے مل کر بنا ہے گو تعلیم کی ذمہ داری صوبوں کے ذمہ ہے اور مرکز میں اس کی کوئی وزارت نہیں ہے لیکن وفاقی حکومت قدیم اصلی باشندوں (Aboriginal) کے بچوں اور بیرون ملک مقیم مسلح افواج کے ملازمین کے بچوں کو تعلیم کی سہولتیں بہم پہنچاتی ہے۔ کینیڈا میں تعلیمی اداروں کی ابتدا سترھویں صدی میں فرنچ مذہبی اداروں نے کی 1935ء میں کیوبک سٹی پہلا کالج قائم ہوا۔ اور 1821ء میں پہلی یونیورسٹی میک گل (Mcgill) کے نام سے صوبہ کیوبک میں بنی۔ بعدہ 1848ء اور 1850ء میں علی الترتیب آٹوا اور ٹورنٹو یونیورسٹیاں وجود میں آئیں۔ اس وقت ملک کے ہر حصے میں قائم بہت سی یونیورسٹیاں تعلیمی خدمات بجا لا رہی ہیں۔ اسی طرح کمیونٹی کالجز نے بھی عوام کی بڑی نمایاں خدمت شروع کر رکھی ہے اس وقت ملک میں 16 ہزار سے زائد ایلیمنٹری و سکینڈری سکولز میں لگ بھگ ساڑھے چار ملین طالب علم زیر تعلیم ہیں جبکہ اعلیٰ تعلیم کے ستر کے قریب اداروں میں پانچ لاکھ سے زائد باقاعدہ طالب علم داخل ہیں۔

دفاع ملکی دفاعی افواج کم و بیش نوے ہزار جوانوں پر مشتمل ہیں، یہ افواج قومی دفاع کے مرکزی وزیر کے ماتحت ہیں یہ پانچ حصوں میں تقسیم ہیں ان کا سربراہ "چیف آف دی ڈیفنس سٹاف کہلاتا ہے کینیڈا NATO کے دفاعی نظام کا ممبر ہونے کے علاوہ دی نارتھ امریکہ ایرو اسپین ڈیفنس کمانڈ میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ساتھ حصہ دار ہے۔ اقوام متحدہ کے تحت دنیا بھر میں قیام امن پیس کیپنگ) کے لئے افواج بھیجنے والے ممالک میں کینیڈا ہمیشہ سرفہرست رہا ہے۔

(ہفت روزہ "لاہور" یکم جون 1996ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

اتوار 16- جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ تربیت اولاد سبق نمبر9 (دوبارہ)
5-00 لقاءمع العرب-96-6-12 (دوبارہ)
6-00 دینی تعلیمات-روحانی خزائن
6-30 تاریخ احمدیت کا ایک ورق از بی اے رفیق صاحب
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر157 (دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر16 (دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں- نمبر4 (دوبارہ)
9-00 حضرت صاحب کے ساتھ بچوں کی ملاقات 15-جون 1996ء (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ تربیت اولاد سبق نمبر9 (دوبارہ)
11-00 ہمارے دوستوں سے ملئے (دوبارہ) جائنٹ زستالیو کونسلر-وان شہر
11-30 دیگر پروگرام
12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام خطبہ 94-8-26
1-00 لقاءمع العرب 96-6-12 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر157 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ تربیت اولاد سبق نمبر9 (دوبارہ)
5-00 سوال و جواب- حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ حصہ دوم جرمنی 96-5-23
6-00 ملاقات- حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ 96-6-16
7-00 اراؤنڈ دی گلوب- صحرا میں احمدیت- حصہ اول
8-00 لقاءمع العرب 96-6-13 (نیا)
9-00 البانین پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر8
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر158 (نیا)
1-00 دیگر پروگرام
1-30 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا جلسہ 92ء یو کے پر اختتامی خطاب
3-30 نارویجین زبان سیکھئے- سبق نمبر20

پیر 17- جون 1996ء

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقاءمع العرب
6-00 دیگر پروگرام
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر158 (دوبارہ)
8-00 نارویجین زبان سیکھئے- سبق نمبر20 (دوبارہ)
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ 16- جون 96ء (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر8 (دوبارہ)
11-00 اراؤنڈ دی گلوب- صحرا میں احمدیت-حصہ دوم
12-00 (دوپہر) سرائیکی پروگرام خطبہ 95-6-9
1-00 لقاءمع العرب 96-6-13 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر158 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر8 (دوبارہ)
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-6-17 (نیا)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ
8-00 لقاءمع العرب نمبر43 (نیا)
9-00 ترکی پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ تربیت اولاد سبق نمبر10 (نیا)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر159 (نیا)
1-00 دینی تعلیمات-روحانی خزائن
1-30 بیعت اولیٰ از امام راشد صاحب 94-3-23
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-6-17
3-00 فرنچ زبان سیکھئے- سبق نمبر18
3-30 احمدی مربیان کی قربانیاں- 94-4-2

منگل 18- جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ- تربیت اولاد- سبق نمبر10 (دوبارہ)
5-00 لقاءمع العرب نمبر43 (دوبارہ)
6-00 دینی تعلیمات روحانی خزائن
6-30 بیعت اولیٰ از امام راشد صاحب 94-3-23
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر159 (دوبارہ)
8-00 فرنچ سیکھئے- سبق نمبر18 (دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-6-17
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ تربیت اولاد سبق نمبر10 (دوبارہ)
11-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ
12-00 پشتو پروگرام- خطبہ 94-6-16
1-00 لقاءمع العرب نمبر43 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر159 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ تربیت اولاد سبق نمبر10 (دوبارہ)
5-00 فرام دی آرکائیوز- تربیت کے موضوع پر خطبہ 89-2-3
6-00 ترجمہ کلام الٰہی- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-6-18
7-00 طبی معاملات پر گفتگو-
7-30 عادل بن سعد کے ساتھ
8-00 لقاءمع العرب نمبر44 (نیا)
9-00 نارویجین پرورگرام- ... اصول کی فلاسفی نمبر8
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر9
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر160 (نیا)
1-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات نمبر27
1-30 عطاء الواحد صاحب کے ساتھ انٹرویو
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-6-18 (دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر17
3-30 حکایات شیریں- نمبر5 (نیا)

بدھ 19 - جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر9 (دوبارہ)
5-00 لقاءمع العرب نمبر44 (دوبارہ)
6-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات نمبر27
6-30 عطاء الواحد صاحب کے ساتھ انٹرویو
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-
8-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر17 (دوبارہ)

درخواست دعا

○ مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب سابق مینیجر روزنامہ الفضل تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ ممتاز اختر صاحبہ قریباً ڈیڑھ سال سے اعصابی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ پہلے اسلام آباد میں علاج کیا گیا۔ ازاں بعد وہ اپنی بیٹی طاہرہ ملک پروفیسر پنجاب یونیورسٹی کے پاس ماڈل ٹاؤن لاہور میں آگئیں۔ یہاں گذشتہ دنوں نصف شب کے قریب فالج کا حملہ ہو گیا اور وہ چلنے پھرنے سے یکسر محروم ہو گئیں۔ علاج معالجہ سے اب فالج سے بہت حد تک آرام ہے۔ سہارے کے ساتھ کچھ چل پھر بھی سکتی ہیں لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو کامل شفا عطا فرمائے۔

8-30 حکایات شیریں- نمبر5 (دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ 96-6-18 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر9 (دوبارہ)
11-00 طبی معاملات کے متعلق گفتگو
11-30 دیگر پروگرام
12-00 (دوپہر) روسی پروگرام
1-00 لقاءمع العرب نمبر44 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر160 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر9 (دوبارہ)
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 نیچرل کیور- ہومیوپیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق 96-6-19 (نیا)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی دلبر میرا یہی ہے۔ از چوہدری ہادی علی صاحب
8-00 لقاءمع العرب نمبر45 (نیا)
9-00 فرنچ پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام راشد صاحب سبق نمبر1 (نیا)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر161 (نیا)
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- فلاور اریجمنٹ از مسز ایچ فاروقی اور مسز ساجدہ کھوکھر 94-3-17
2-00 نیچرل کیور- ہومیوپیتھی کلاس حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-6-19 (دوبارہ)
3-00 عربی سیکھئے- سبق نمبر4 (دوبارہ)
3-30 عربی پروگرام- قصیدہ نظم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 15- جون-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 32 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

○ وفاقی وزیر خزانہ نے قومی اسمبلی میں نئے مالی سال کا بجٹ پیش کیا۔ جس کا حجم پانچ سو ارب 20 کروڑ روپے ہے یہ رواں مالی سال کے نظرثانی شدہ بجٹ سے 15فی صد زائد ہے۔ نئے سال میں 37- ارب اور 18- کروڑ کے اضافی اور نئے ٹیکس لگانے کا اعلان کیا ہے۔ یہ نئے ٹیکس جمع کرنے کے لئے مختلف اشیاء پر جنرل سیلز ٹیکس کی شرح بڑھا دی گئی ہے۔ 14- اشیاء پر سیلز ٹیکس کی چھوٹ ختم کر دی گئی ہے۔ ادویات اور کیمیاوی کھاد پر پانچ فی صد سیلز ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ جن اشیاء اور سروسز پر ایکسائز ڈیوٹی کی شرح بڑھائی گئی ہے ان میں ٹیلی سروسز اور ہمہ قسم' سیمنٹ بھی شامل ہیں۔ غیر ملکی ہوائی سفر پر بھی نیا ٹیکس عائد کیا گیا ہے۔ ان نئے ٹیکسوں کی وجہ سے ادویات کھاد سیمنٹ اسلحہ مشروبات اور سگرٹ مہنگے ہو جائیں گے۔ دولت ٹیکس کے لئے اراضی کی فی یونٹ شرح اب 250 کی بجائے 400 ہو گی۔ واپڈا اور آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کو اس بات کی اجازت دے دی گئی ہے کہ وہ اپنے اخراجات کو پورے کرنے کے لئے حسب ضرورت اپنے نرخوں میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ تاہم اس سال پی ٹی سی کو اس مدے نکال دیا گیا ہے۔ ٹرکوں کی خرید پر ٹیکس ڈیوٹی کی شرح 12 سو سے لے کر 18 ہزار اور بڑی اراضی' بڑے فلیٹس' موٹر گاڑیوں پر ٹیکس کے علاوہ مکانوں اور پلاٹوں پر دو سے دس ہزار تک دولت ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ بال بیرنگ' وی سی آر' بسوں اور ٹرکوں کے ٹائروں وٹیوبوں اور کلائی کی گھڑیوں پر ڈیوٹی کی شرح 10 سے 15فی صد ہو گی۔

○ جن اشیا پر ڈیوٹی کی کمی کا اعلان کیا گیا ہے ان کی فہرست کچھ یوں ہے۔ پلاسٹک کا خام مال' کاغذ کی تیاری میں استعمال ہونے والا پلپ' برآمدی اشیا کی تیاری میں استعمال ہونے والی مشینری' لکڑی کی مختلف اقسام' ملک میں تیار ہونے والے ٹائروں پر 5 فی صد ایکسائز ڈیوٹی ختم کر دی گئی ہے۔

○ چینی' خوردنی تیل' گھی' پیٹرولیم کی مصنوعات' غیر تیار شدہ اشیائے سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ رہیں گی۔ تھوک اور پرچون فروشوں پر سیلز ٹیکس نہیں لگے گا۔ بھٹہ اینٹ پر فکسڈ ٹیکس کی تمام سکیمیں ختم کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ غیر ممالک سے آنے والے پاکستانیوں کے لئے فارم اے کی پابندی ختم کر دی گئی ہے۔ شاپنگ کارڈ کا دوبارہ اجرا کیا گیا ہے۔

○ حالیہ بجٹ میں بڑے بڑے اخراجات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے دفاع 131- ارب قرضوں پر سود کی ادائیگی 186- ارب سول حکومت 42- ارب- ترقیاتی اخراجات 105 ارب ریلوے- دس ارب- بیت المال ایک ارب

○ ایٹمی توانائی کے لئے فنڈز 97 کروڑ سے کم کر کے 88 کروڑ کر دئے گئے ہیں۔ کالا باغ ڈیم کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔ اسی طرح ثقافت' کھیل' سیاحت بجلی' زراعت' تیل گیس' سائنس و ٹیکنالوجی اور سماجی بہبود کے لئے بھی فنڈز میں کمی کر دی گئی ہے۔

○ بنگلہ دیش میں ہونے والے پارلیمنٹ کے انتخابات میں کل تین سو نشستوں میں سے 278 نشستوں کا اعلان کر دیا گیا ہے ان میں سے سابق صدر بنگلہ دیش شیخ مجیب الرحمان کی بیٹی شیخ حسینہ واجد کی عوامی لیگ نے 136' خالدہ ضیاء کی نیشنلسٹ پارٹی نے 107' صدر ارشاد کی پارٹی نے 30' جماعت اسلامی 2- اور دوسری جماعتوں کے تین افراد نے کامیابی حاصل کی ہے۔ عوامی لیگ اب صدر ارشاد کی جاتیو پارٹی سے مل کر حکومت بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ بیگم روشن ارشاد نے کہا ہے کہ جو پارٹی ان کے شوہر کی رہائی کا وعدہ کرے گی اس سے تعاون کیا جائے گا۔ اب جاتیو پارٹی اہمیت اختیار کر گئی ہے۔

○ پنجاب حکومت نے بھی اپنے بجٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ 97-1996ء بجٹ میں گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس اور بینکوں سے جاری ہونے والے تمام چیکوں پر لگنے والی ٹکٹوں کی شرح میں سات سے تیس گنا اضافہ کا اعلان کیا ہے۔ سٹمپ ڈیوٹی کو دگنا کر دیا گیا ہے۔ اور ہوٹلوں پر ٹیکس اور کورٹ فیس بڑھا دی گئی ہے۔ پنجاب حکومت کی طرف سے پرائیویٹ ہسپتالوں۔ ہوٹلوں۔ شادی بنکویٹ ہالوں' پٹرول پمپوں' ڈاکٹروں' کنسلٹنٹس' میڈیکل پریکٹیشنروں' ڈینٹل سرجنوں' چارٹرڈ اکاونٹنٹس' آڈیٹروں آرکیٹکٹس' بلڈرز' بیوٹی پارلروں' ہیلتھ کلبوں' اور جمنیزیم پر نئے ٹیکس عائد کر دئے گئے ہیں۔

○ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن نے بجٹ کو یکسر مسترد کر دیا ہے۔ قائم مقام اپوزیشن لیڈر چوہدری پرویز الٰہی نے بجٹ تقریر کے بعد پریس کانفرنس میں کہا کہ پنجاب کا یہ بجٹ عوام پر پہاڑ بن کر گرا ہے۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ ہم ایک رکن کی بھی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے تمام ارکان کے متفق ہونے تک ٹیکس نہیں لگایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ زمیندار پہلے ہی قربانی دے رہے ہیں۔ اس لئے ان پر زرعی ٹیکس کا بوجھ ڈالنا مناسب نہیں۔

عورتوں اور بچوں کی شافی علاج گاہ
24 گھنٹے سروس
32/2 دارالبرکات ربوہ
فون نمبر211219

تیس سے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 487

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
• زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
فون: دوکان: 837 گھر: 212175

ضروری اعلان
ہمارا دواخانہ مطب حمید مشہور دواخانہ 14/2 دارالبرکات سے تبدیل ہو کر چند قدم آگے کوٹھی نمبر1 دارالعلوم چلا گیا ہے۔ فون نمبر 555
مینیجر مطب حمید مشہور دواخانہ اقصیٰ چوک ربوہ
فون نمبر دوکان 906

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. FOREIGN EXCHANGE CENTRE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL. (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

ہر سائز کا ڈش اینٹنا خریدنے کیلئے اعتماد کا نام
• بہترین میٹریل • شاندار رزلٹ
بیرون ربوہ کیلئے رعایت ہماری خصوصی ترجیحات میں شامل ہے
نیز ریسیور' ایل این بی' فیڈ ہارن' کونیکٹر اور ڈش اینٹنا سے متعلق تمام اشیاء بارعایت خرید فرمائیں
الطاہر سیٹلائٹ سسٹم ربوہ
بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ
EX: 211806

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض' پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534

دانت اچھے صحت اچھی
دانت درد کا فوری علاج
دانت نکالنا کوئی علاج نہیں
دانت مت نکلوائیے
35 سالہ تجربہ کار
دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لاویں
شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون : 418
دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا ماسخورہ۔ خون کا آنا۔ پانی کا گرم اور سرد لگنے کا تسلی بخش علاج
فل سیٹ کے ماہر
ٹیڑھے اور بدصورت دانت سیدھے اور خوبصورت کئے جاتے ہیں